بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سجدوں میں رفع یدین ثابت نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حکم صرف ایک یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم .. فرقہ وارانہ نام نہیں

ہمارا جذبہ صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں

ذریعہ اتحاد صرف ایک یعنی اعتصام باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ اس جماعت سے متفق ہیں تو

ساتھ تعاون فرمائیے۔

لٹریچر مفت طلب فرمائیے۔

جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

سجدوں میں رفع یدین ثابت نہیں

آجکل دو ایک صاحبان "سجدوں میں رفع یدین" کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے صرف ضعیف حدیثوں سے ہی کام نہیں لیا بلکہ جھوٹی حدیثوں کو بھی پیش کرنے سے احتراز نہیں کیا۔ اس پمفلٹ میں ہم ان کی پیش کردہ روایتوں کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ حقائق سامنے آجائیں اور کم علم اشخاص دھوکا نہ کھائیں۔

سجدوں میں رفع یدین کرنے کے دلائل

۱۔ عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے (ابن ماجہ)

جواب | اس حدیث کی سند میں عمر بن ریاح دجّال ہے (یعنی بہت بڑا جھوٹا ہے)۔ یہ شخص ثقات سے موضوع (یعنی جھوٹی) احادیث روایت کرتا ہے (تہذیب التہذیب)

خلاصہ | الغرض یہ حدیث موضوع، جھوٹی اور بناوٹی ہے۔

۲۔ طاؤس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ پہلے سجدہ کے بعد رفع یدین کرتے

تھے اور میں نہیں جانتا مگر یہ کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے (ابوداؤد ملخصاً)

جواب اس حدیث کی سند میں نضر بن کثیر ہے۔ نضر بن کثیر ثقات سے موضوع (یعنی جھوٹی) احادیث نقل کرتا ہے (تہذیب التہذیب) امام بخاری فرماتے ہیں "عندہ مناکیر" اس کے پاس منکر روایتیں ہیں (الکامل ابن عدی جلد ۷ صفحہ ۲۴۹۲، الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد ۴ صفحہ ۲۹۲)۔

خلاصہ الغرض یہ حدیث بھی موضوع، جھوٹی اور بناوٹی ہے۔

۳۔ میمون نے حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ کو دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے دیکھا جب وہ کھڑے ہوتے، جب رکوع کرتے، جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہوتے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتایا (ابوداؤد ملخصاً)

جواب اس حدیث میں ایک راوی عبداللہ بن لہیعہ ضعیف ہیں (تہذیب التہذیب) اور ایک راوی میمون مجہول ہیں (تذہیب تہذیب الکمال جلد ۱۰ صفحہ ۵۹)

اس حدیث میں میمون نے ایک عجیب بات بیان کی وہ یہ کہ عبداللہ ابن الزبیرؓ (رفع یدین کرنے کے بجائے) دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا بالکل لغو ہے۔

مزید برآں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جب کھڑے ہوتے (یعنی دوسری رکعت کے لئے) تو رفع یدین کرتے۔ یہ رفع یدین بالکل باطل ہے۔ دوسری کسی حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔ قائلین رفع بتائیں کہ وہ اس رفع یدین پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

خلاصہ | الغرض میمون کے مجہول ہونے، ابن لہیعہ کے ضعیف ہونے اور متن کے لغو ہونے کی وجہ سے یہ روایت باطل ہے اور لائق احتجاج نہیں۔

۴۔ عمیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے (ابن ماجہ)

جواب | اس حدیث کی سند میں رفدہ بن قضاعہ ضعیف بلکہ متروک ہے (تہذیب التہذیب) مزید برآں اس کے ایک راوی عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے نہیں سنا (تعلیقات السندی علی ابن ماجہ جلد اوّل صہ ۲۸۳)

خلاصہ | الغرض یہ حدیث ضعیف بھی ہے اور منقطع بھی۔ منقطع روایت کس طرح حجت ہو سکتی ہے جبکہ اس کے ایک راوی کا نام ہی نہیں معلوم۔ معلوم نہیں وہ سچا ہے یا جھوٹا۔

۵۔ ۱۔ حضرت وائل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے (ابو داؤد ملخصاً)

جواب | اس حدیث کے کسی راوی نے سند میں بھی غلطی کی ہے اور متن میں بھی علقمہ بن وائل کو وائل بن علقمہ کر دیا ہے اور متن میں "اذا رفع رأسہ من السجود ایضاً رفع یدیہ" کا اضافہ کر دیا ہے۔ امام ابو داؤد نے ان الفاظ پر شک کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں ہمام نے ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا۔

ہمام کی حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس میں یہ الفاظ کہ "جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے" نہیں ہیں۔

یہ اضافہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ابن عمرؓ سے روایت کردہ حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں ہے کہ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے"

قائلین رفع کہتے ہیں کہ علقمہ بن وائل کی جگہ وائل بن علقمہ کتابت کی غلطی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کتابت کی غلطی ٹھیک کر دی جاتی ہے لیکن راوی کی غلطی ٹھیک نہیں کی جاتی ابو داوٗد کے تمام مطبوعہ نسخوں میں یہ غلطی موجود ہے لہذا یہ راوی کی غلطی ہے کتابت کی غلطی نہیں ہے۔

۲۔ اس حدیث کی ایک اور سند دار قطنی میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

یرفع یدیہ حین یفتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا سجد (دار قطنی)

جواب | اس حدیث کی سند میں ایک راوی حصین ہیں جن کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔

اس حدیث میں" واذا رفع" نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ" واذا سجد" ہے۔ " واذا سجد" سے مراد" واذا رفع" ہی ہے کیونکہ دونوں کا محل ایک ہی ہے۔ لہذا اس میں دعوے کی کوئی دلیل نہیں۔

۳۔ اس حدیث کی ایک اور سند مسند احمد میں ہے۔ الفاظ یہ ہیں" یَرْفَعُ یَدَیْہِ مَعَ التَّکْبِیْر" یعنی تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

جواب | اس حدیث میں سجدوں کے رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں۔ التکبیر معرفہ ہے اور اس سے تکبیر تحریمہ مراد ہے۔

۴۔ ابو داوٗد طیالسی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں" یَرْفَعُ یَدَیْہِ عند

التَّکْبِیْرِ یعنی تکبیر (تحریمہ) کے وقت دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

جواب اس حدیث میں بھی سجدوں میں رفع یدین کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔

مندرجہ بالا دونوں حدیثوں میں "التکبیر" سے مراد تکبیر تحریمہ ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو قائلین رفع نے خود نقل کی ہے اور وہ یہ ہے:۔

۵۔ فَلَمَّا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ مَعَ التَّکْبِیْرِ وَ اِذَا رَکَعَ وَ اِذَا سَجَدَ (بیہقی ۲/۲۶) یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے (تو بھی رفع یدین کرتے)۔

جواب اس حدیث نے ثابت کر دیا کہ "التکبیر" سے مراد صرف تکبیر تحریمہ ہے۔ ہر تکبیر مراد نہیں۔

اس حدیث میں "وَ اِذَا سَجَدَ" بھی ہے۔ یعنی رفع یدین کرتے جب سجدہ کرتے لیکن اس حدیث میں "وَ اِذَا رَفَعَ" یعنی جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو بھی رفع یدین کرتے) نہیں ہے۔ "رکوع سے سر اٹھانا" اور "سجدہ کرنا" دونوں کا محل ایک ہی ہے لہٰذا "اِذَا سَجَدَ" سے مراد رکوع سے سر اٹھانا ہی ہے۔

راوی کہتا ہے "وَ اِذَا رَفَعَ اَوْ قَالَ سَجَدَ" یعنی "جب رکوع سے سر اٹھاتے یا جب سجدہ کرتے" تو رفع یدین کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ "اذا رَفَعَ" اور "اِذَا سَجَدَ" ہم معنی ہیں۔

بصورتِ دیگر "اِذَا سَجَدَ" کے الفاظ مشکوک ہیں لیکن قائلینِ رفع نے ان الفاظ کو جزم و یقین کے ساتھ نقل کیا ہے۔ یہ دیانتداری کے منافی ہے۔

۶۔ اس حدیث کی ایک اور سند میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں :۔

ورفع یدیہ حین کبر وحین رکع وحین رفع رأسہ من الرکوع وقال حین سجد ھٰکذا وجافی یدیہ عن ابطیہ (صحیح ابن خزیمہ)

جواب قائلینِ رفع نے " وقال حین سجد ھٰکذا " سے استدلال کیا ہے یعنی " اور کہا جب سجدہ کیا تو اسی طرح کیا "۔ یہ اس کے صحیح معنی نہیں ہیں۔ صحیح معنی یہ ہیں کہ " اور جب سجدہ کیا تو اس طرح جھکے۔ حدیث کے اگلے الفاظ " وجافی یدیہ عن ابطیہ " (یعنی دونوں ہاتھوں کو بغلوں سے دور کیا) یہ کیفیت سجدوں میں ہوتی ہے نہ کہ قومہ میں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ابھی سجدہ کیا نہ ہو اور دونوں ہاتھوں کو بغلوں سے دور کر لیا جائے۔ اس کیفیت کے لئے پہلے سجدہ کے لئے جھکنا ضروری ہے۔

قائلین رفع کے ترجمہ کے لئے الفاظ یہ ہونے چاہیئے تھے :۔ " وقال فعل ھٰکذا حین سجد " یعنی اور کہا کہ آپ نے اسی طرح کیا جب سجدہ کیا۔ کیونکہ یہ الفاظ نہیں ہیں لہٰذا قائلین رفع کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔

قائلین رفع نے " قَالَ " کے معنی کئے ہیں " کہا " اور ہم نے " قَالَ " کے معنی کئے ہیں " جھکا "۔

قائلینِ رفع نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم " قال " کے معنی " جھکا " لغت سے ثابت کریں۔ لیجئے ہم ثابت کرتے ہیں۔ المنجد میں ہے :۔

(قال یقول قولاً وقالاً وقیلاً وقولۃً ومقالاً ومقالۃً) تلفظ ، تکلّم ، ــــ بکذا : حکم واعتقد بہ ۔ ــــ بیدہ : أھوی بہا وأخذ .

— برأسه : اشار. — برجله : مشى. — عنه : روى
— عليه : افترى. — الحائط : سقط. — له : خاطب.
— فيه وعنه : اجتهد. — بثوبه : رفع — به : احبّه،
واختصّهُ لنفسه — القومُ بفلان : قتلوهُ. ويأتى بمعنى
مات و غلب و مال و اقبل و استراح ..... (المنجد صفحہ ۶۶۷)

قارئین کرام خط کشیدہ لفظ "مال" پر غور فرمائیں۔ قَالَ کے معنی ہیں "مَالَ" اور مَالَ کے معنی ہیں: "جھکا"۔

ازالۂ الزام قائلین رفع نے ہمیں الزام دیا ہے کہ ہم نے اس حدیث میں "سجد" کی جگہ "یسجد" کر دیا۔ یہ کام ہم نے نہیں کیا بلکہ قائلین رفع میں سے ایک صاحب نے یہ الفاظ خود نقل کئے یعنی "وقال حین یسجد"۔ ان کی تحریر کی عکسی تصویر صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ قائلین رفع میں سے دوسرے صاحب نے اس غلطی کو ہماری طرف منسوب کر دیا۔ ہماری غلطی تو بس اتنی ہے کہ ہم نے "سجد" کی جگہ "یسجد" لکھنے والے پر تحریف کا الزام نہیں لگایا اور بغیر نیت معلوم کئے ہم تحریف کا الزام لگانے کو اچھا نہیں سمجھتے بلکہ جائز نہیں سمجھتے۔ جن لوگوں نے ہم پر تحریف کا الزام لگایا کیا وہ دلوں کا حال جانتے ہیں کہ جزم و یقین کے ساتھ تحریف کا الزام لگا دیتے ہیں۔

کلیب کی روایت ہم نے کہا تھا کہ کلیب کی روایت میں "رفع یدین فی السجود" نہیں ہے۔ قائلین رفع نے مندرجہ بالا حدیث نمبر ۶ کو پیش کر کے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ کلیب کی روایت میں بھی "رَفَعَ یدین فی السجود" موجود ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کلیب کی اس روایت میں "قال" کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس روایت

تب بھی رفع یدین فی السجود کا کوئی وجود نہیں۔

۶۔ قائلین رفع نے لکھاہے کہ وائل کی روایت (علقمہ اور کلیب کے علاوہ) عبدالرحمن سے بھی ثابت ہے۔

جواب قائلین رفع نے حدیث کے الفاظ نقل نہیں کئے۔ ہم ان الفاظ کو نقل کر رہے ہیں:۔

ابوداؤد طیالسی میں "رفع عند التکبیر" ہے نہ کہ "رفع فی السجود" بیہقی میں "اذا رفع او قال اذا سجد" وہم کے ساتھ ہے۔ دارمی میں "یرفع یدیہ عند التکبیر" ہے نہ کہ "یرفع یدیہ عند السجود"۔

غرض یہ کہ کوئی روایت مقصود پر دلالت نہیں کرتی بلکہ متن میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

خلاصہ حضرت وائل کی روایتوں کا خلاصہ یہ ہے:۔

حدیث ۱ و ۲ و ۳ متناً مخدوش ہیں۔ مزید برآں ان میں سجدوں میں چار مرتبہ رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ لہذا دلیل کے لحاظ سے بھی یہ ناقص ہیں۔

حدیث ۱ ضعیف ہے۔

حدیث ۳ و ۴ و ۵ سنداً ایک ہیں، علیحدہ لکھنے سے صرف تعداد بڑھ گئی ہے۔

حدیث ۳ و ۴ و ۶ میں "رفع یدین فی السجود" کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

الغرض حضرت وائل کی کوئی روایت صحیح نہیں، کوئی متناً ضعیف ہے اور کوئی سنداً ضعیف ہے اور کسی میں "رفع فی السجود" کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔

۶۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے (مسند احمد)

جواب | اس حدیث کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ہیں۔ وہ ضعیف بھی ہیں اور مدلس بھی۔ انہوں نے اس حدیث کو عَنْ کے ساتھ روایت کیا ہے لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

خلاصہ | یہ روایت ضعیف بھی ہے اور منقطع بھی۔ جو راوی غائب ہے معلوم نہیں وہ سچا ہے یا جھوٹا۔

۷۔ مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں ہاتھ اٹھاتے تھے، جب رکوع کرتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ جب سجدہ کرتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے (نسائی ملخصاً)

جواب | اس حدیث کی سند میں قتادہ ہیں جو مدلس ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو "عَنْ" سے روایت کیا ہے لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

امام شعبہ کہتے ہیں: اگر قتادہ نے سنا ہوتا تو "حدثنا" کہتے تھے اور اگر سنا نہیں ہوتا تھا تو "قال" کہتے تھے۔ کیونکہ اس حدیث میں قتادہ نے "حدثنا" نہیں کہا لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

واضح ہو کہ جس حدیث میں قتادہ نے کہا ہے کہ "میں نے سنا" اس حدیث" میں رفع یدین فی السجود" کا وجود نہیں ہے اور وہی حدیث صحیح ہے۔

قائلین رفع نے اس حدیث کو بارہ مرتبہ نقل کیا ہے

حالانکہ تین تو مقصود پر دلالت نہیں کرتیں اور باقی نو میں سے ہر ایک میں قتادہ ہیں۔ اس حدیث کو بارہ مرتبہ نقل کرنے کا مقصد تعداد بڑھا کر کم علموں پر کثرت

تعداد کا رعب ڈالنا تو ہو سکتا ہے اور اگر یہ نہیں تو آخر اس کا کیا مقصد ہے ؟ ایک کو بارہ دکھانا دیانتداری نہیں ہے۔

۸ ۔ ۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے (مصنف ابن ابی شیبہ)

۲۔ ابن عمرؓ جب سجدوں سے سر اٹھاتے اور جب کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے (جزء رفع الیدین ص۸)

جواب یہ دونوں روایتیں موقوف ہیں اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کے خلاف ہیں۔ مزید برآں پہلی روایت میں ابو اسامہ مدلس ہیں۔ انہوں نے اپنی تدلیس بیان نہیں کی لہذا روایت ضعیف ہے۔

دوسری حدیث میں "علاء" راوی ہے جس کے متعلق خلیلی فرماتے ہیں :

" مدنی مختلف فیہ لانہ ینفرد باحادیث لایتابع علیھا (تہذیب التہذیب ۸/۱۸۶) یعنی "علاء" مدنی ہے۔ اس کے معاملہ میں اختلاف کیا گیا ہے اس لئے کہ یہ ایسی احادیث کے ساتھ منفرد ہوتا ہے کہ اس کا کوئی متابع نہیں ہوتا"

اس حدیث کے ان الفاظ کہ" ابن عمرؓ جب کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے" "علاء" کا کوئی متابع نہیں لہذا یہ روایت ناقابل اعتبار ہے یا اس حدیث میں تیسری رکعت کا رفع یدین مراد ہے اور علاء کا متابع موجود ہے۔

۳۔ ابن عمرؓ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ جھکتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرتا تو اسے کنکریاں مارتے تھے (مسند حمیدی ملخصاً)

جواب جھکنے اور اٹھنے سے رکوع میں جانا اور رکوع سے اٹھنا مراد ہے جیسا کہ

مندرجہ ذیل حدیث میں موجود ہے :-

عن ابن عمر کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع رماہ بالحصی یعنی ابن عمر جب کسی شخص کو دیکھتے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع یدین نہیں کرتا تو اُسے کنکری مارتے تھے (جزء رفع الیدین ص۹)

۴ - ابن عمر کہتے ہیں : جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو دونوں ہاتھ اٹھائے اس لئے کہ جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں (مصنف عبدالرزاق)

اس حدیث کو بالکل بے محل پیش کیا گیا ہے۔ یہ فعل دیانتداری کے منافی ہے۔ اس حدیث میں " فلیرفع یدیہ " سے مراد کانوں تک اٹھانا نہیں ہے بلکہ زمین سے اٹھانا مراد ہے۔ اس کی وضاحت وہ حدیث کرتی ہے جو اسی کتاب میں اسی صفحہ پہ صحیح سند سے موجود ہے اور وہ یہ ہے :- اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فلیضع یدیہ مع وجہہ فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ واذا رفع رأسہ فلیرفعھا معہ یعنی جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو بھی (زمین پہ) رکھے اس لئے کہ دونوں ہاتھ اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے اور جب (سجدہ سے) سر اٹھائے تو ان دونوں کو بھی (زمین سے) اٹھائے (مصنف عبدالرزاق جزء ۲ ص۱۷۲)

الغرض ہاتھوں کو اٹھانے سے مراد دونوں ہاتھوں کا زمین سے اٹھانا ہے۔

خلاصہ | حضرت ابن عمرؓ کی دو احادیث تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابل التفات اور ناقابل اعتبار ہیں اور دو احادیث مقصود پہ دلالت نہیں کرتیں۔

۹۔ ۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہر جھکتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے
(دار قطنی ملخصًا)

جواب ہم نے لکھا تھا کہ یہ روایت دار قطنی میں نہیں ملتی۔ قائلین رفع کا فرض تھا کہ وہ ہمیں بتاتے کہ یہ روایت دار قطنی میں فلاں جگہ ہے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اعتراض قائلین رفع کہتے ہیں کہ ہم نے اس روایت کی سند میں محمد بن عمرو کو محمد بن عمر کر دیا۔ نہیں ہرگز نہیں، ہم نے نہیں کیا۔ قائلین رفع میں سے ایک صاحب نے خود محمد بن عمر لکھا ہے۔ ان کی تحریر کا عکس ص۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے تب بھی ایسا ہی کرتے (ابن خزیمۃ وابن ابی حاتم ملخصًا)

جواب حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابن جریج ہیں جو مدلس ہیں۔ ان کی تدلیس قبیح ہوتی ہے۔ امام زہری سے روایت کرنے میں یہ کچھ نہیں (تہذیب التہذیب)۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی تیسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے (ابن ماجہ)

جواب اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن عیاش ہیں جو حجازیوں سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔ انہوں نے اسے صالح بن کیسان سے روایت کیا ہے جو حجازی ہیں لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

خلاصہ پہلی حدیث ملتی نہیں۔ دوسری اور تیسری ضعیف ہیں۔ لہذا حضرت

ابوہریرہؓ سے رفع یدین فی السجود ثابت نہیں۔

۱۰- ۱- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں اور سجود میں رفع یدین کرتے تھے (ابن ابی شیبۃ جلد اول ص۲۳۵)

جواب | اس حدیث کی سند میں حمید ہیں جو مدلس ہیں اور انہوں نے اس کو عن سے [illegible] لہٰذا روایت ضعیف ہے۔

۲- مانعین رفع نے اس حدیث کو تین مرتبہ نقل کیا ہے، حالانکہ حدیث ایک ہی ہے۔ تین مرتبہ نقل کرنے سے تعداد کو بڑھانا مقصود ہو سکتا ہے تاکہ کثرت تعداد سے کم علم حضرات مرعوب ہو جائیں۔

یحییٰ کہتے ہیں: "میں نے انسؓ کو دیکھا کہ دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔" امام بخاری اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولیٰ (جزء رفع الیدین) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اولیٰ ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ اس کے بعد امام بخاری سالم بن عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں: سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان یتبع "یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہی حقدار ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے۔ امام بخاری کا منشاء یہ ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو سجدوں کے درمیان رفع یدین ثابت نہیں تو صحابی کے فعل پر عمل کیسے ہو سکتا ہے یعنی امام بخاری کے نزدیک سجدوں کے رفع یدین کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث ثابت نہیں لیکن ہمارے زمانہ کے قائلین رفع امام بخاری کا فیصلہ تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدوں

میں رفع یدین ثابت ہے۔ فیا للعجب! اب ہم کس کی مانیں۔ امام بخاری کی یا قائلین رفع کی۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے (طبرانی اوسط)

جواب اس حدیث کی سند میں عبید اللہ عزرمی بہت ضعیف ہے۔ یہ شخص متروک الحدیث ہے اور کثرت سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے (تہذیب التہذیب) الغرض یہ روایت باطل ہے۔

خلاصہ پہلی حدیث ضعیف اور دوسری جھوٹی ہے۔

خلاصہ

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ رفع یدین فی السجود کے سلسلہ میں جو حدیثیں پیش کی جاتی ہیں وہ یا تو بے محل ہیں یا جھوٹی، لغو، مشکوک، معلول یا منقطع ہیں۔ الغرض سجدوں میں رفع یدین کرنا کسی صحیح، صریح اور مرفوع حدیث سے ثابت نہیں۔

حیرت انگیز

قائلین رفع کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدوں میں جھکنے اور اٹھتے وقت چار مرتبہ رفع یدین کرتا ہے۔

۱۔ جب پہلا سجدہ کرے۔

۲۔ جب پہلے سجدے سے سر اٹھائے۔

۳۔ جب دوسرا سجدہ کرے۔

۴۔ اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھائے۔

اگرچہ رفع یدین فی السجود کی کوئی حدیث صحیح نہیں پھر بھی یہ بات حیرت انگیز ہے کہ یہ چاروں رفع یدین کسی ایک حدیث میں اکٹھے بیان نہیں کئے گئے کسی میں کوئی رفع یدین ہے اور کسی میں کوئی۔ کوئی مجمل روایت ہے اور کوئی مضطرب۔ آخر جس طرح سے شروع نماز، رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع یدین مسلسل ملتا ہے اس طرح یہ چار رفع یدین کیوں نہیں ملتے۔ صحابہ کی حدیثیں جو صرف رفع یدین کے بیان میں صحیحین میں ہیں ان میں صرف تین مرتبہ کے رفع یدین کا ذکر ہے ان چار مرتبہ کے رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں۔ رفع یدین کی حدیث ہو اور پھر رفع یدین کا بیان ناقص رہ جائے حیرت انگیز ہے۔ مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ جن صحابیوں نے تیسری رکعت کی ابتداء کا چوتھا رفع یدین بیان کیا ہے وہ بھی درمیان میں یہ چار رفع یدین چھوڑ گئے۔ آخر ایسا کیوں؟

سجدوں میں رفع یدین نہ کرنے کے دلائل

۱۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں :-

ولا یفعل ذالک حین یسجد ولا حین یرفع رأسه من السجود (صحیح بخاری)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

یہ حدیث صحیح و صریح ہے اور بہترین سند سے روایت کی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی روایت ہے جس نے رفع یدین فی السجود کی تمام روایتوں کو تار عنکبوت بنا کر رکھ دیا۔

۲۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت،

رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے (ولا یرفع یدیہ فی شئ من صلاتہ وھو قاعدٌ) اور اپنی نماز کے کسی اور رکن میں رفع یدین نہیں کرتے تھے اور آپ بیٹھے ہوتے تھے (ابوداؤد، نسائی، ترمذی ملخصًا) اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے صحیح کہا ہے (نصب الرایہ ۱/۲۱۴) امام ابن حبان نے بھی اسے صحیح کہا ہے (فتح الباری)۔

اس حدیث کے ایک راوی عبدالرحمن کے متعلق علامہ احمد شاکر لکھتے ہیں: والحق انہ ثقۃ ولا حجۃ لمن ضعفہ (التعلیقات) حق یہ ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔ جس نے ان کو ضعیف کہا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ امام مالک، امام احمد، امام یحیٰی بن معین، امام ترمذی، امام عجلی نے ان کو معتبر مانا ہے۔ (التعلیقات احمد شاکر ملخصًا)

۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا، رکوع کے وقت رفع یدین کیا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر رفع یدین کیا۔ پھر انہوں نے کہا "اسی طرح کیا کرو"۔ (پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے (رواہ الدارقطنی والبیہقی والتلخیص ملخصًا) حافظ ابن حجر کہتے ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مولوی انور شاہ حنفی نے عرف الشذی ص۱۲۵ میں اس کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ (التحقیق الراسخ ص۴۲)

خوش فہمی

قائلین رفع کا کہنا ہے کہ بے شک صحیحین میں عبداللہ بن عمرؓ کی روایتوں میں

سجدوں میں رفع یدین کرنے کی نفی ہے لیکن یہ ان کا پہلا عمل ہے بعد میں وہ رفع یدین کرنے لگے تھے۔ ہم اس سلسلہ میں پوچھنا چاہتے کہ کس صحابی کے کہنے سے انہوں نے اپنی اصلاح کی۔ اصلاح کا واقعہ اور اُس صحابی کی بیان کردہ حدیث کہاں ہے؟ جس حدیث کی بنیاد پر حضرت ابن عمرؓ نے رفع یدین کیا اس حدیث کو انہوں نے کیوں روایت نہیں کیا۔

مزید برآں ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری وقت تک ساتھ رہے۔ پانچ نمازیں آپ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ سنّت کے شیدائی تھے اور سنّت کے متلاشی رہتے تھے لیکن ان سب باتوں کے باوجود انہیں رفع یدین فی السجود کی سنّت معلوم نہ ہو سکی اور کسی دوسرے صحابی نے انہیں بتائی۔ یہ بات بڑی حیرت انگیز ہے۔

انتباہ ۱

قائلین رفع اور علامہ البانی صاحب بھی اکثر اسماء الرجال کو دیکھ کر کسی حدیث کو صحیح کہدیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ سند میں کوئی راوی مدلس تو نہیں ہے۔ متن میں کوئی خرابی مثلاً نکارت، اضطراب، علت تو نہیں ہے لہذا جب تک خود تحقیق نہ کی جائے نہ قائلین رفع کی تصحیح کا اعتبار ہے اور نہ البانی صاحب کی تصحیح کا اعتبار ہے۔ قائلین رفع نے حد ہی کر دی کہ موضوع اور جھوٹی روایتوں کو یہ کہہ کر کہ " اس مفہوم کی دوسری حدیث صحیح ہے " حسن بنا دیا اور اس طرح شواہد کی تعداد بڑھا دی تاکہ قارئین کرام کو اطمینان ہو جائے۔ اس طرح تو ہر شخص کر سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کے خودساختہ مفہوم کے مطابق سینکڑوں حدیثیں بنا دے اور

کیے کہ دیکھو اس مفہوم کے کتنے شواہد ہیں تو کیا قائلین رفع ان شواہد کو مان لیں گے۔ واضح ہو کہ موضوع حدیثیں شواہد کا کام نہیں دیتیں۔ البانی صاحب بھی اسی کے قائل ہیں۔

انتباہ ۲

ہم نے اس پمفلٹ میں حصین کے متعلق لکھا ہے کہ اُن کا حافظہ بگڑ گیا تھا یا قتادہ اور حمید کے متعلق لکھا ہے کہ وہ مدلس تھے لہذا ان کی بیان کردہ حدیثیں ضعیف ہیں۔ قائلین رفع کہتے ہیں کہ یہ تو صحیح بخاری کے راوی ہیں لہذا ان کی بیان کردہ حدیثیں کیسے ضعیف ہو سکتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری حصین سے ان کے حافظہ بگڑنے کے بعد کوئی حدیث روایت نہیں کرتے اور قتادہ اور حمید سے اُس وقت روایت کرتے ہیں جب ان کی تدلیس کا ازالہ کر لیتے ہیں۔ کیا قائلینِ رفع فی السجود نے بھی اپنی پیش کردہ روایتوں سے ضعف یا تدلیس کا ازالہ کیا ہے۔ ہرگز نہیں کیا اور نہ وہ کر سکتے ہیں لہذا یہ کہہ کر دھوکا نہ دیں کہ یہ تو صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

انتباہ ۳

قائلینِ رفع کا کہنا ہے کہ صحیح بخاری کے یہ الفاظ ولا یفعل ذلک حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے اور نہ اس وقت رفع یدین کرتے تھے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تھے) حضرت ابن عمر رضؓ کے نہیں ہیں بلکہ امام زہری کے ہیں۔

جواب اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ الفاظ امام زہری کے ہیں بلکہ اس بات

کا صریح و صحیح حدیث سے ثبوت موجود ہے کہ یہ الفاظ حضرت ابن عمرؓ ہی کے ہیں۔
حدیث یہ ہے۔

عن الزھری عن سالم عن ابیه قال رایت النبی صلی اللہ علیه وسلم لا یرفع یدیه بین السجدتین (مصنف ابن ابی شیبه $\frac{1}{۲۷۱}$)

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ کیا اب بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ الفاظ امام زہری کے ہیں؟ کیا امام زہریؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا؟

(اقتباس بحوالہ صفحہ ۸)

[illegible]

(اقتباس بحوالہ صفحہ ۱۳)

[illegible]